بیانِ شمائلِ نبوی ﷺ میں نواب صدیق حسن خانؒ کا منہج

احمد سعید راشد *
حافظ محمد سجاد **

شمائل و خصائل نبوی ﷺ کا بیان روزِ اول سے سیرت نگاری کا مستقل موضوع رہا ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے
ر ضوان اللہ علیہم اجمعین آپ ﷺ کے شمائل کا باہم تذکرہ فرماتے۔ محدثین میں سے امام ترمذی (م۔۲۷۹ھ) نے
سے پہلے لفظِ شمائل کو استعمال فرماتے ہوئے اس مبارک موضوع پر احادیث اکٹھی فرمائیں اور "الشمائل المحمدیہ ﷺ
منفرد تالیف مرتب کی جسے محدثین اور دیگر سیرت نگاروں کے ہاں ایک خاص مقام و مرتبہ حاصل ہوا۔ مزید برآں
کو سیرت نگاری کے ایک باقاعدہ شعبہ کی حیثیت حاصل ہو گئی اور ہر دور کے سیرت نگاروں نے اس پر خصوصی توجہ
وئے مختلف مناہج و اسالیب کے ساتھ بیسیوں تالیفات مرتب فرمائیں۔
صدیق حسن خان (م۔۱۸۹۰ء) کا شمار ان عظیم ہمہ جہت علمی شخصیات میں ہوتا ہے جنہوں نے بیک
تفسیر، حدیث، سیرت، فقہ اور تاریخ کے میادین میں قلم اٹھایا اور متعدد تالیفات رقم فرمائیں۔ سیرت کے موضوع پر
صاحب کی ایک اہم تالیف "الشمامۃ العنبریہ من مولدِ خیر البریہ" ہے جس میں تیرہ فصول کے تحت سیرت کے مختلف
کو بیان کیا گیا ہے۔ یہ تالیف اگرچہ بنیادی طور پر ایک مصری عالم مومن بن حسن شبلنجی (پ۔۱۲۵۰ھ) کی عربی
"نور الابصار فی مناقب آل النبی المختار ﷺ" کا خلاصہ ہے مگر نواب صاحب نے اس میں مختلف مباحثِ سیرت کا
بھی فرمایا ہے۔ ڈاکٹر یسین مظہر صدیقی اس تالیف کے بارے فرماتے ہیں۔
"اردو میں نواب صدیق حسن خان کا یہ رسالہ اپنے پیشتر رسالوں سے لائق فائق ہے" (۱)
صاحب نے اس تالیف میں شمائل و خصائلِ نبوی ﷺ پر ایک مفصل فصل قائم کی۔ شمائل کے موضوع پر
نے "بلوغ العلی بمعرفۃ الحلیٰ" نامی کتابچہ بھی تحریر فرمایا ہے جس میں شمائل النبی ﷺ کو مزید مفصل و جامع انداز میں
یا ہے۔ مضامین کی جامعیت اور فاضلانہ اسلوبِ بیان کی وجہ سے یہ تالیف اور زیادہ وقیع بن گئی ہے۔ نواب صاحب
ں میں نہ صرف مختلف شعراء کے اشعار بیان فرمائے ہیں بلکہ اپنے الفاظ کو بھی ہم قافیہ بنانے کی کوشش کی ہے
ں نے محققات کی شکل میں اپنے مختلف مصادر کا بھی ذکر کیا ہے۔ مذکورہ بالا دونوں تالیفات انیسویں صدی عیسوی کی
اردو زبان اور رسم الخط میں تحریر کی گئیں جو اپنے اسلوبِ بیان اور مشکل لفاظی کے لحاظ سے انتہائی منفرد ہیں۔ نواب
ب کے نزدیک شمائلِ نبوی ﷺ کا تحفظ و بیان ضروریاتِ دین میں سے ہے۔ (۲) شمائل کے بیان میں نوب صاحب
تر احادیثِ صحیحہ اور کتبِ سیرت پر ہی انحصار فرماتے ہیں۔ زیرِ نظر مقالہ میں نواب کی مذکورہ تایفات کے حوالہ سے
نبوی ﷺ کے بیان کا تحقیقی مطالعہ کیا گیا ہے۔ نواب صاحب کے قدیم رسم الخط میں تحریر کردہ الفاظ کو جدید اردو رسم
یں منتقل کیا گیا ہے۔ تخریج کرتے ہوئے ان کے بیان کردہ مصادر کو پیشِ نظر رکھا گیا ہے۔ ثانوی مصادر کی صورت میں

لیکچرر شعبہ علوم اسلامیہ گورنمنٹ میونسپل ڈگری کالج فیصل آباد، پاکستان

ہر ممکن حد تک ان مضامین کو اولین مصادر کی روشنی میں بھی دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ کے شمائل بیان کرتے ہوئے بارے نواب صدیق حسن خانؒ تحریر فرماتے ہیں۔

"آپ کا رنگ روشن تھا۔بے حد سفید رنگ تھے نہ گندم گوں" (۳) آپ کی سفیدی سرخی آمیز تھی۔(۴) چہرہ مبارک مثل ماہِ نیم ماہ کے چمکتا تھا۔(۵) آپ کی پیشانی کشادہ تھی، صاف چمکتی تھی۔

مَتَى يَبْدُ فِي الدَّاجِ الْبَهِيمِ جَبِينُهُ يَلُحْ مِثْلَ مِصْبَاحِ الدُّجَى الْمُتَوَقِّدِ" (٦)

امام بخاریؒ (م۔۲۵۶ھ) کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا رنگ کھلتا ہوا (سرخ وسفید) تھا۔آپ ﷺ نہ تو صرف اور صرف سفید رنگ تھے اور نہ بالکل گندمی رنگ والے تھے۔(۷) امام مسلمؒ (۔۲۶۱ھ) کی بیان کردہ روایت میں ہے۔

كَانَ أَبْيَضَ مَلِيحَ الْوَجْهِ(٨)

آپ ﷺ سفید رنگ تھے اور چہرے پر ملاحت تھی۔

آپ ﷺ کے چہرہ قدس کی اسی صفتِ مبارکہ کو امام بخاریؒ (۹) اور علامہ ابن سعدؒ (م۔۲۳۰ھ) نے بھی بیان کیا ہے۔(۱۰) امام ترمذیؒ (م۔۲۷۹ھ) حضرت ہند بن ابی ہالہؓ (م۔۳۶ھ) سے رسول اللہ ﷺ کے چہرہ اقدس کے بارے روایت کرتے ہیں۔

يَتَلأْلأُ وَجْهُهُ تَلأْلُؤَ الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ " (١١)

نبی اکرم ﷺ کا چہرہ اقدس چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکتا تھا۔

مذکورہ الفاظ کو علامہ اجزیؒ (م۔۳۶۰ھ) (۱۲)، علامہ ابن سعدؒ (۱۳) اور حافظ ابو نعیمؒ (م۔۴۳۰ھ) (۱۴) نے بھی بیان فرمایا ہے۔امام ترمذیؒ کی بیان کردہ روایت کے مطابق نبی ﷺ کی پیشانی کشادہ تھی۔(۱۵) علامہ بیہقیؒ (م۔۴۵۸ھ) نے رسول اللہ ﷺ کی پیشانی مبارکہ کی مدح میں حضرت حسان بن ثابتؓ (م۔۵۴ھ) کا مذکورہ بالا شعر بیان کیا ہے۔(۱۶) اس کا معنی یوں ہے:

اندھیری رات میں آپ ﷺ کی پیشانی نظر آتی ہے۔ایسے چمکتی ہے جیسے روشن چراغ۔

نبی اکرم ﷺ کی مبارک آنکھوں کے بارے نواب صاحب لکھتے ہیں:

آنکھوں کی سفیدی میں باریک رگیں تھیں لال لال ۔آنکھ خوب سفید و سیاہ تھی ۔(۱۷) سر مگیں چشم تھے۔(۱۸) ابروئے شریف باریک و دراز و دنبالہ دار تھے بغیر بھرپور پیوستگی کے۔درمیان دونوں ابرو کے ایک رگ تھی جو وقت غصے کے ابھر آتی تھی۔

مقوس دونوں ابروئے مقدس مقدس دونوں ابروئے مقوس" (۱۹)

"پلکیں بہت اور لمبی تھیں" (۲۰)

علامہ ترمذیؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھیں (پتلیاں) خوب سیاہ تھی۔(۲۱) ابن سعدؒ نے بھی آپ ﷺ کی آنکھوں کی اس صفت کو بیان فرمایا ہے۔(۲۲) امام مسلمؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کی آنکھوں کے سفید حصے میں سرخ ڈوریاں تھیں۔(۲۳) اسی صفتِ مبارکہ کو امام ترمذی نے بھی روایت کیا ہے۔(۲۴) سر مگیں چشم سے مراد سرمہ والی آنکھ ہے۔امام ترمذیؒ روایت کرتے ہیں۔

اکرم ﷺ کی آنکھیں بغیر سرمہ کے بھی سرمگیں تھیں۔
ذکورہ مبحث میں نواب صاحب نے نبی کریم ﷺ کی مبارک آنکھوں کی صفات کو علامہ ابن سعدؒ، امام مسلمؒ، امام
سے ہی نقل فرمایا ہے۔امام ترمذیؒ روایت کرتے ہیں۔

رَجَّ الْحَوَاجِبِ سَوَابِغَ فِي غَيْرِ قَرَنٍ بَيْنَهُمَا عِرْقٌ يُدِرُّهُ الْغَضَبُ " (۲۶)
ول اللہ ﷺ کے ابرو باریک، خم دار اور گنجان تھے۔دونوں ابرو جدا جدا تھے۔آپ میں ملے ہوئے نہیں
ے۔آپ ﷺ کے دونوں ابرو کے درمیان ایک رگ تھی جو غصہ کے وقت ابھر آتی تھی۔
حب نے مذکورہ شعر میں رسول اللہ ﷺ کے ابروئے مقدس کی تعریف کرتے ہوئے انہیں مقدس (پاک) و
س کی طرح) قرار دیا ہے۔امام ترمذیؒ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی پلکیں لمبی تھیں۔(۲۷)
حب تحریر فرماتے ہیں:

دونوں کان کامل و تام تھے " (۲۸) " ناک دراز تھی، ناک پر ایک نور تھا بلند " (۲۹)
علامہ ابن سعدؒ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے کان مبارک کامل تھے۔۳۰ امام ترمذیؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی
ﷺ کی ناک مبارکہ بلندی مائل تھی،اس پر ایک نور نظر آتا تھا۔۳۱اس صفتِ مبارکہ کو سیرت نگاروں میں ابن سعدؒ
روایت کیا ہے۔(۳۲) آپ ﷺ کے کان مبارک اور ناک مبارکہ کی صفات کو نواب صاحب نے امام ترمذیؒ اور
کی روایات کے مطابق بیان فرمایا ہے۔
حب بیان فرماتے ہیں:

دونوں رخسار نرم و ہموار تھے۔دونوں گال کشادہ و درخشندہ تھے " (۳۳)
امام ترمذی روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کے رخسار مبارک ہموار اور ہلکے تھے۔(۳۴) علامہ ابن
۶۰۲ھ) کی روایت کے مطابق آپ ﷺ کے رخسار مبارک کشادہ تھے۔(۳۵) آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی
نواب صاحب نے امام ترمذیؒ و ابن اثیرؒ سے بیان کیا ہے۔
ﷺ کے دہن مبارک کی صفات کے بارے نواب صاحب رقم طراز ہیں۔

ان مبارک کشادہ تھا۔بہت خوشنما تھا۔پاکیزہ بو تھا۔بوآپ کی تھوک کی جیسے خالص مشک کی بو (۳۶)
روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کا دہان مبارک کشادہ تھا۔(۳۷) کشادگی دہان مبارک کو علامہ ابن سعدؒ نے بھی
ہے۔(۳۸)علامہ شامیؒ (م۔۹۴۲ھ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ
ﷺ کے پاس پانی کا ایک ڈول لایا گیا،جس میں سے آپ ﷺ نے پیا اور پھر اس سے کنویں میں کلی کی تو اس میں
کی خوشبو آنے لگی۔(۳۹) علامہ شامیؒ اس روایت سے اخذ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کا دہانِ مبارک
شبو کا حامل تھا۔نواب صاحب نے دہان مبارک کی مذکورہ صفت کو علامہ شامیؒ سے نقل فرمایا ہے۔
حب نبی اکرم ﷺ کے دندانِ مبارک کی صفات یوں بیان کرتے ہیں:

دندان شریف آب دار تھے۔چار دانت سامنے کے خوب چمک دار تھے۔ظاہر ہوتے تھے مثلِ دانہ ابر یعنی ژالہ
ے۔سامنے کے دو دانت کشادہ تھے اور چار دانت میانہ۔ گویا درمیان میں دندانِ پیشین کے نور باہر آتا
ے " (۴۰)

تھا۔ (۴۱) امام ترمذیؒ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْلَجَ الثَّنِيَّتَيْنِ، إِذَا تَكَلَّمَ رُئِيَ كَالنُّورِ يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ ثَنَايَاهُ(٤٢)

نبی اکرم ﷺ کے سامنے کے دانتوں میں فصل تھا۔ جب آپ ﷺ تکلم فرماتے تو سامنے کے دانتوں میں سے ایک نور نکلتا ظاہر ہوتا۔

علامہ ہیثمیؒ (م۔۸۰۷ھ) بیان کرتے ہیں کہ اس روایت کا ایک راوی ضعیف ہے۔ (۴۳) اس حدیث کو امام دارمیؒ (م۔۲۵۵ھ) نے بھی بیان کیا ہے۔ (۴۴)

نبی اکرم ﷺ کے موئے ریش مبارکہ و سر مبارک کے بارے نواب صاحب بیان کرتے ہیں:

"ریش شریف انبوہ تھی۔ بہت خوش نما تھی۔ داڑھی نے عارض مبارک کو پر کر لیا تھا۔ یہاں تک لگتا تھا کہ سینہ مبارک کو بھی پر کر لے۔ داڑھی خوب ہی سیاہ تھی" (۴۵)

بال سخت سیاہ تھے۔ سر کے بال کثرت سے تھے۔ نہ مرغول پیچ دار تھے نہ فروہشتہ بلکہ درمیان جعد و سبط کے تھے۔ (۴۶)

ایک روایت میں ہے کہ آپ کے بال ہر دو دوش تک پہنچتے تھے اور کبھی آپ ان بالوں کی چار گیسوین کر لیتے۔ ہر کان دو گیسوؤں کے بیچ میں سے باہر نکلتا اور کبھی بالوں کو ہر دو گوش پر ڈال دیتے۔ اس وقت دونوں صفحہ گردن نمایاں ہو جاتے۔ (۴۷) موئے سر نرمہ گوش تک پہنچتے تھے، سر و رِیش میں کوئی بیس بال سفید ہوں گے۔ (۴۸)

علامہ ابن سعدؒ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کی داڑھی مبارکہ بہت گھنی اور خوش نما تھی۔ (۴۹) ابن سعد ہی حضرت یزید الفارسیؒ سے مروی روایت بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے نبی ﷺ کو خواب میں دیکھا۔ آپ ﷺ کی داڑھی مبارکہ یہاں سے یہاں تک تھی (انہوں نے ایک کنپٹی سے لے کر دوسری کی جانب اشارہ کیا)۔ شاید سینہ مبارک کو ہی پر کر لے۔ (۵۰) داڑھی مبارکہ کے بیان میں نواب صاحب نے ابن سعدؒ سے استفادہ فرمایا ہے۔ امام احمدؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بال بہت زیادہ تھے۔ (۵۱) اس صفت مبارکہ کو نواب صاحب نے علامہ شامی سے اخذ کیا ہے۔ (۵۲) علامہ شامی کے بیان کردہ الفاظ امام احمدؒ کی روایت کے مطابق ہیں۔ مرغول اور جعد بالوں سے مراد بہت گھنگریالے بال، فروہشتہ بالوں سے مراد ڈھیلے لٹکے ہوئے بال اور سبط سے مراد سیدھے بال ہیں۔ امام ترمذیؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بال مبارک نہ تو بہت پیچیدہ اور گھنگریالے تھے اور نہ ہی بالکل سیدھے بلکہ تھوڑی پیچیدگی اور گھنگریالہ پن لیے ہوئے تھے۔ (۵۳) علامہ شامیؒ نے بھی نبی کریم ﷺ کے موئے مبارک کی اسی خصوصیت کو بیان کیا ہے۔ (۵۴) امام مسلمؒ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ کے بال مبارک کندھوں تک پہنچتے تھے۔ (۵۵) امام ابی داودؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے بال مبارک کانوں کی لو تک پہنچتے تھے۔ (۵۶) امام بیہقیؒ بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کبھی بالوں کے چار گیسو بھی بنا لیتے تھے۔ (۵۷) امام غزالیؒ فرماتے ہیں:

وأكثر الرواية أنه كان إلى شَحْمَةِ أُذُنَيْهِ رُبَّمَا جَعَلَهُ غَدَائِرَ أربعاً تُخرِجُ كل أُذن مِن بينِ غَديرَتينِ وَرُبَّمَا جَعَلَ شَعرَهُ عَلَىٰ أُذُنَيهِ فتبدوا سوالفه تتلألأ" (٥٨)

اکثر روایات میں یہ ہے کہ نبی ﷺ کے بال مبارک کانوں کی لو تک ہوتے اور کبھی آپ ﷺ ان کی چار

ن ماجہؒ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی داڑھی مبارکہ کے سامنے سے تقریباً سترہ یا بیس بال سفید ہوئے
۵۹) ابن ماجہ ہی کی دوسری روایت میں ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے قریباً بیس بال سفید ہوئے تھے۔(۶۰)
صاحب رقم طراز ہیں:

" درمیان ہر دو شانے کے بعد تھا" (۶۱) شکم و سینہ برابر، دست و بازو موئے دار، ہتھیلی چوڑی، انگلیاں لمبی (۶۲) ہتھیلیاں پر گوشت تھیں۔انگلیاں بھی پر گوشت تھیں۔انگشتانِ مبارک رواں اور دراز تھیں۔ گویا کہ آپ کی نگلیاں چاندی کی شاخیں تھیں۔(۶۳) "انگشتانِ پا دراز و رواں تھیں۔ تلوے پاوں کے زمین سے اونچے تھے۔پشتِ پاء نرم و ہموار تھی۔ان دونوں سے پانی گزرتا" (۶۴)

سبابہ قدم یعنی انگشتِ ہمسایہ نر انگشت دراز تھا یعنی انگوٹھے سے انگوٹھے کے پاس کی انگلی لمبی تھی۔ معتدل اندام تھی۔(۶۵)

" جابر کہتے ہیں حضرتؐ نے میرے گال پر ہاتھ پھیرا۔ میں نے آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک اور خوشبو پائی گویا کہ س کو طبلہ عطار سے نکالا ہے" (۶۶)

ذی کی بیان کردہ روایت میں ذکر ملتا ہے کہ نبی اکرم ﷺ کے شانوں میں بُعد تھا، شکم و سینہ برابر تھا، ہاتھ پاوں کی (مناسب) لمبی تھیں اور ہتھیلی کشادہ تھی۔(۶۷) محدثین میں اس روایت کو امام بغویؒ (۶۸)، امام بیہقی (۶۹) اور نگاروں میں ابن سعد (۷۰) نے بھی بیان کیا ہے۔امام بخاری روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ہتھیلیاں اور قدم پر گوشت تھے۔(۷۱) نواب صاحب نے اس صفتِ مبارکہ کو امام بخاریؒ سے ہی نقل کیا ہے۔ابن سعدؒ کہتے ہیں کہ ﷺ کی انگلیاں پر گوشت تھیں۔(۷۲) امام ترمذی کی بیان کردہ روایت صفحہ سابقہ پر گزر چکی ہے جس کے مطابق ﷺ کی انگلیاں مناسب لمبی تھیں۔علامہ شامیؒ بیان کرتے ہیں کہ گویا نبی ﷺ کی انگلیاں چاندی کی شاخیں (۷۳) نوب صاحب نے آپ ﷺ کی انگلیوں کے بارے اس تمثیل کو علامہ شامی ہی سے نقل کیا ہے۔امام ترمذیؒ کردہ روایت میں ہے کہ آپ ﷺ کے پاوں کے تلوے قدرے گہرے تھے اور قدم ہموار تھے کہ پانی ان کے ساتھ نہ تھا۔(۷۴) علامہ شامیؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی سبابہ قدم تمام انگلیوں سے لمبی تھی۔۷۵ حضرت جابرؓ ۷۵ھ) فرماتے ہیں۔

أَمَّا أَنَا فَمَسَحَ خَدِّي، قَالَ: فَوَجَدْتُ لِيَدِهِ بَرْدًا أَوْ رِيحًا كَأَنَّمَا أَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ (۷۶)
ور نبی ﷺ نے میرے گال پر ہاتھ پھیرا تو مجھے ٹھنڈک محسوس ہوئی جیسا کہ آپ ﷺ نے اپنا ہاتھ عطار کے طبلہ سے نکالا ہو۔

صاحب بیان کرتے ہیں:

پ کی پنڈلیوں میں باریکی تھی۔ گویا کہ ساقِ مبارک کھجور کا گابھا تھا۔نیک ترین مردم تھے قدم میں۔ بایاں پاوں پھیلا دیتے یہاں تک کہ پشتِ پائے مبارک سیاہ نظر آتی یعنی بہ سببِ اجتماعِ خون کے۔(۷۷)

رمیان سینہ و ناف کے چند بالوں سے وصل تھا مثل ایک خط کے کھنچا ہوا تھا۔ہر دو پستان مع شکم بالوں سے خالی تھے سوائے اس خط کے۔(۷۸)

شکم مبارک میں تین شکن تھے۔ایک کو ان میں سے ازار چھپائے رہتی تھی اور بعض نے کہا کہ ایک ہی شکن

تھی۔(۷۹)

علامہ شامی(م۔۹۴۲ھ) بیان کرتے ہیں کہ حضرت سراقہ بن جعشمؓ نے بیان کیا کہ میں نے نبی ﷺ کو ناقہ پر دیکھا۔آپ ﷺ کی پنڈلی کھجور کے گابھا(اندرونی سفید حصہ) کی طرح تھی۔(۸۰) علامہ ابن سعد روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے قدم مبارک سب سے خوبصورت تھے۔(۸۱) آپ ﷺ بایاں پاوں پھیلا دیتے یہاں تک کہ اس کا ظاہری حصہ (خون کے جمع ہونے کی وجہ سے) سیاہی مائل نظر آتا۔(۸۲) نواب صاحب نے اس صفتِ مبارکہ کو ابن سعدؒ سے نقل کیا ہے۔امام ترمذیؒ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کی ناف اور سینہ مبارک کے درمیان ایک بالوں کی لکیر تھی۔دونوں سینے اور پیٹ بالوں سے خالی تھے۔دونوں بازووں، کندھوں اور سینے کے بالائی حصہ پر بال مبارک تھے۔(۸۳)علامہ شامی کہتے ہیں کہ بطنِ اطہر پر تین شکن تھے۔ایک کو ازار چھپاتی تھی اور دو ظاہر ہوتے اور بعض نے کہا کہ ازار دو کو چھپاتی اور ایک ظاہر ہوتی۔دو شکنیں لپٹی کتاب سے بھی سفید تھیں اور چھونے میں نرم تھیں۔(۸۴) نواب صاحب نے اس تمثیل کو بھی علامہ شامیؒ سے نقل فرمایا ہے۔نواب صاحب رقم طراز ہیں:

اکثر یہ ہوتا کہ دو مردِ دراز قد آپ کا احاطہ کرتے تو آپ ہی ان سے دراز نظر آتے پھر جب ان سے الگ ہوتے تو میانہ قد ٹھہرتے۔(۸۵)

جب بیٹھتے تو آپ کا شانہ مبارک سب بیٹھنے والوں پر بلند تر ہوتا۔غرض کہ قیام و قعود میں سب سے ارفع و اعلیٰ و اطول معلوم ہوتے اگرچہ طویل نہ تھے بلکہ سارے اجزاء نہایت اعتدال میں تھے۔فربہی میں معتدل تھے۔آخرِ زمان میں تناور ہو گئے تھے۔آپ کا گوشت متماسک یعنی بہم پیوستہ لگتا تھا کہ خلقت اولیٰ پر ہو۔سن نے کچھ ضرر اس کو نہ پہنچایا تھا یعنی درازی عمر سے ڈھیلا نہ پڑا تھا کہ لٹکے "(۸۶)

"مہر مشابہ جسد تھی یعنی رنگت میں اور تھی نزدیک اعلائے شانہ چپ کے بہ ہیئتِ مشت، اس پر تل تھے جیسے مسّہ یعنی بقدرِ دانہ نخود کے یا کم تر اس سے۔(۸۷)

امام غزالیؒ (م۔۵۰۵ھ) بیان کرتے ہیں:

وكان مُعتدلُ الخَلقِ في السمنِ بدن في آخر زمانه وكان لحمُه متماسكاً يكاد يكون على الخَلقِ الأول لَم يَضرهُ السمن (۸۸)

اور نبی ﷺ تخلیق میں اعتدال پر تھے اور آخری دور میں توانا ہو گئے تھے۔آپ کا گوشت متماسک تھا۔درازی عمر نے کچھ نقصان نہ پہنچایا۔

نواب صاحب نے اس صفتِ مبارکہ کو علامہ غزالی سے ہی بیان کیا ہے۔علامہ شامیؒ، سیدہ عائشہؓ سے مروی روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ دو طویل مردوں سے بھی لمبے نظر آتے اور جب جدا ہوتے تو میانہ قد ہوتے۔(۸۹) اس روایت کو امام بیہقی نے بھی بیان کیا ہے۔(۹۰) مذکورہ حدیث کے ایک راوی صبیح بن عبداللہ کو امام بیہقی نے غیر معروف اور علامہ ابن کثیر نے ضعیف بیان کیا ہے۔(۹۱)

علامہ شامی بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیٹھتے تو آپ ﷺ کا شانہ مبارک تمام بیٹھنے والوں کی نسبت بلند ہوتا۔(۹۲)۔امام مسلمؒ روایت کرتے ہیں کہ مہر نبوت (رنگت میں) رسول اللہ ﷺ کے جسدِ اطہر سے مشابہ تھی۔(۹۳) امام مسلمؒ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے بائیں کندھے کے نزدیک مہر نبوت تھی اور اس پر نخود (چنے) کے دانوں کی

صاحب فرماتے ہیں:

آپ کثیر العرق تھے یعنی آپ کو پسینہ بہت آتا تھا۔آپ کا پسینہ چہرے پر مثلِ گوہر آبدار کے ہوتا۔مشکِ خالص سے زیادہ پاکیزہ تر بو تھی۔آپ کا کفِ دست گویا عطار کا کفِ دست تھا۔خواہ ہاتھ میں خوشبو ملتے یا نہ ملتے کوئی آپ سے مصافحہ کرتا تو سارے دن خوشبو دستِ مبارک کی پاتا۔آپ کسی بچے کے سر پر ہاتھ رکھ دیتے تو وہ سارے بچوں کے درمیان بہ سبب اس خوشبو کے پہچانا جاتا۔(۹۵)

جب کسی راہ پر سے گزرتے پھر کوئی پیچھے سے جاتا تو وہ پہچان لیتا کہ حضرت ﷺ کا گذر اس راہ پر سے ہوا ہے بہ سبب خوشبوئے عرق مبارک کے۔(۹۶)

سلمؒ روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ کثیر العرق تھے۔(۹۷) امام غزالیؒ بیان کرتے ہیں:

كان عَرَقُه صلى الله عليه وسلم في وَجهِهِ كاللؤلؤ أطيبُ مِن المسكِ الأذفَرِ (۹۸)

نبی ﷺ کا پسینہ آپ کے چہرے پر موتیوں کی طرح ہوتا اور مشکِ خالص سے زیادہ خوشبو دار ہوتا۔

شامی بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پسینے کی خوشبو مشک سے زیادہ اچھی تھی۔خوشبو کی وجہ سے آپ ﷺ کا ہاتھ تھا جیسے عطار کا ہاتھ ہو۔جب کوئی مصافحہ کرتا تو سارا دن خوشبو پاتا۔جب کسی بچے کے سر پر ہاتھ رکھتے تو وہ خوشبو کے پہچانا جاتا۔(۹۹) ان صفات کو حافظ ابو نعیمؒ نے بھی بیان کیا ہے۔(۱۰۰)علامہ شامی روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی راستے سے گزرتے تو بعد میں آنے والا پہچان لیتا کہ آپ ﷺ یہاں سے گزرے ہیں۔(۱۰۱) اس صفتِ مبارکہ کو خاریؒ نے بھی بیان کیا ہے۔(۱۰۲) البتہ نواب صاحب نے اس صفت مبارکہ کو علامہ شامی سے نقل کیا ہے۔نواب ب لکھتے ہیں:

جب ہنستے برق و لمعان درو دیوار پر نمایاں ہوتا۔گنگناتے نہ تھے۔بہترین مردم تھے نغمہ یعنی آوازِ خوش میں حا۔یعنی آواز کو گلے میں نہ پھیرتے اور ترجیع نہ کرتے لیکن کسی قدر آواز کو دراز فرماتے۔(۱۰۳)

جب آپ خوش ہوتے آپ کا چہرہ آئینہ کی طرح ہوتا۔عکس دیواروں کا آپ کے چہرے میں نظر آتا۔یہ گویا کہ سورج روئے مبارک میں سیر کرتا ہے اور اکثر شدتِ انوارِ صباحت سے شبِ تاریک میں سوزن نظر آتی۔(۱۰۴)

کھڑے نہ ہوتے ساتھ سورج کے کبھی مگر آپ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آتی۔آپ کا سایہ نہ تھا۔

پیغمبر ماند اشت سایہ ـــ تا شک بدل یقین نیفتد

یعنی آں کس کہ پیر واوست ـــ پیدا است کہ بر زمین نیفتد (۱۰۵)

عیاضؒ بیان فرماتے ہیں۔

إِذَا افْتَرَّ ضَاحِكًا افْتَرَّ عَنْ مِثْلِ سَنَا الْبَرْقِ وَعَنْ مِثْلِ حَبِّ الْغَمَامِ (۱۰۶)

جب آپ ﷺ تبسم فرماتے تو بجلی کی روشنی یا بادلوں کی چمک کی مانند دہن مبارک کھلتا۔

امام غزالی بیان کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بہت خوش آواز تھے۔(۱۰۷) ابن سعد کہتے ہیں کہ حضرت قتادہؓ سے ں ہے کہ نبی ﷺ خوش آواز تھے اور قراءت میں گٹگری نہ کرتے البتہ کسی قدر مد فرماتے۔(۱۰۸) قاضی عیاضؒ، ت ابو ہریرہؓ سے مروی روایت بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے زیادہ خوب صورت کسی کو نہیں دیکھا۔ایسا تھا

ہیں کی نبی ﷺ جب سورج کے ساتھ کھڑے ہوتے تو آپ ﷺ کی روشنی سورج کی روشنی پر غالب آجاتی۔(۱۱۰) علامہ سیوطی (م۔۹۱۱ھ) بیان کرتے ہیں کہ سورج اور چاند کی روشنی میں نبی ﷺ کا سایہ نہ نظر آتا۔(۱۱۱) علامہ سیوطی بیان کرتے ہیں کہ اس روایت میں عبد الرحمٰن بن قیس کو وضاع کہا جاتا ہے۔(۱۱۲) سوزن سے مراد سوئی ہے۔ علامہ ابن عساکر (م۔۵۷۱ھ) کی بیان کردہ روایت میں ہے کہ ایک دن سیدہ عائشہؓ کی سوئی گم ہوگئی جو مل نہ رہی تھی۔جب نبی اکرم ﷺ تشریف لائے تو آپ ﷺ کے چہرہ اقدس کی نورانی شعاع کی روشنی سے سوئی مل گئی۔(۱۱۳) مذکورہ بالا اشعار مولانا جامیؒ کی طرف منسوب ہیں۔ان کا معنی یوں ہے۔

ہمارے پیغمبر ﷺ کا سایہ نہ تھا، تاکہ یقین کے دل میں شک پیدا نہ ہو۔یعنی جو آدمی آپ ﷺ کا پیروکار ہے وہ زمین پر نہیں گرے گا۔نواب صاحب فرماتے ہیں:

"آپ کا وصف بیان کرنے والا کہتا ہے کہ میں نے آپ سے پہلے اور بعد آپ کے،آپ کی طرح کا کوئی شخص جمال وکمال میں نہیں دیکھا۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کما ھو اھلہ

بَلَغَ العُلیٰ بِکَمَالِه — کَشَفَ الدُّجیٰ بِجَمَالِه
حَسُنَت جَمِیعُ خِصَالِه — صَلُّوا عَلَیهِ وَاٰلِه (۱۱٤)

یہاں وصف بیان کرنے والے سے مراد حضرت علیؓ ہیں۔آپ فرماتے ہیں۔

لَمْ أَرَ قَبْلَهُ وَلَا بَعْدَهُ مِثْلَهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (۱۱۵)

میں نے نبی ﷺ سے پہلے اور بعد آپ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔

مذکورہ بالا اشعار شیخ سعدیؒ کے ہیں۔(۱۱۶) ان کا معنی یوں ہے۔

آپ ﷺ اپنے کمال کے ذریعے بلندی تک پہنچے۔آپ ﷺ نے اپنے جمال سے اندھیروں کو ختم فرمادیا۔
آپ ﷺ کے تمام خصائل خوبصورت تھے۔آپ ﷺ اور آپ ﷺ کی آل پاک پر درود بھیجو۔

نواب صاحب اشعار بیان فرماتے ہیں:

خطِ سبز ولبِ لعل ورخ زیبا داری — شیوہ و شکل و شمائل حرکات وسکنات
حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری — آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

حسان بن ثابتؓ نے فیصلہ اس قضیہ کمال وجمال ظاہر و باطن کا کیا خوب اپنے کلام نظام فصاحت التیام میں کردیا ہے۔فللہ درہ وعلی اللہ اجرہ

وَاَحسَنُ مِنکَ لَم تَرَقَطُّ عَینِی — وَاَجمَلُ مِنکَ لَم تَلِدِ النِّسَاءُ
خُلِقتَ مُبَرَّ اً مِن کُلِّ عَیبٍ — کَاَنَّکَ قَد خُلِقتَ کَمَا تَشَاءُ " (۱۱۷)

مذکورہ بالا فارسی اشعار مولانا جامیؒ کی طرف منسوب ہیں۔(۱۱۸) ان کا معنی یوں ہے:

اے نبی ﷺ، رخساروں کا سبزہ، ہونٹوں کی سرخی اور خوبصورت چہرہ آپ ﷺ کے پاس ہے۔انداز، چہرہ، خصائل اور چال ڈھال۔آپ ﷺ حضرت یوسف علیہ اسلام کا حسن، حضرت عیسیٰ علیہ اسلام کی پھونک اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا چمکتا ہاتھ رکھتے ہیں۔جو خوبیاں پہلے انبیاء علیہم السلام کے پاس تھیں وہ اکیلے آپ ﷺ کے پاس ہیں۔

ﷺ آپ سے زیادہ حسین میری آنکھ نے نہیں دیکھا۔اورآپ سے زیادہ خوبصورت انسان کسی عورت نے جنم نہیں پ کو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو ہر عیب سے پاک پیدا فرمایا ہے۔آپ ایسے ہیں جیسے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو آپ کی کے مطابق ہی پیدا فرمایا ہے۔

ہ بحث

نواب صدیق حسن خان نے بیانِ شمائلِ نبوی ﷺ نے ایک جامعیت واختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے منفرد انداز رمایاہے۔انہوں نے موضوع کی مناسبت سے نہ صرف حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ، شیخ سعدیؒ اور مولانا کے اشعار بیان کیے ہیں بلکہ اپنے الفاظ کو بھی شاعرانہ اسلوب میں ہم قافیہ بنانے کی کوشش کی ہے اور مشکل اردو الفاظ ں کرتے ہوئے مختلف تمثیلات بھی بیان کی ہیں۔آپ نے مختلف مقامات پر اپنے مصادر کا حوالہ بھی تحریر فرمایا ہے۔ ے مصادر میں امام احمد بن حنبلؒ، امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ترمذی، امام ابو داودؒ، امام بیہقیؒ، امام بغویؒ، کی تالیفاتِ ی اور علامہ ابن سعدؒ، علامہ بیہقیؒ، علامہ ابو نعیمؒ، قاضی عیاضؒ، امام غزالیؒ، علامہ صالحیؒ، اور علامہ سیوطیؒ کی تالیفاتِ ے سے استفادہ فرمایا ہے۔نواب صاحب کے مصادر میں زیادہ تر روایاتِ صحیحہ شامل ہیں البتہ چند ایسی روایات سے ستفادہ کیا ہے جن کو مختلف محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے۔

حوالہ جات وحواشی

صدیقی، محمد یٰسین مظہر، ڈاکٹر، مصادرِ سیرتِ نبوی ﷺ، دار النوادر، لاہور، ۲۰۱۶ء، ج۲، ص۴۹۱
صدیق حسن، سید، نواب، بلوغ العلیٰ بمعرفۃ الحلیٰ، مطبع علوی، کان پور، انڈیا، س۔ن، ص۲۹
ایضاً، ص۴
ایضاً
صدیق حسن، سید، نواب، الشمامۃ العنبریہ من مولدِ خیر البریہ، فاران اکیڈمی، لاہور، ۲۰۱۲ء، ص۵۹
ایضاً، ص۵
قشیری، مسلم بن حجاج بن مسلم، ابو الحسین، الجامع الصحیح، دار الانجیل، بیروت، دار الآفاق الجدیدۃ، بیروت، لبنان، س۔ن، کتاب المناقب، باب: صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
ایضاً، کتاب الفضائل، باب: کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابیض ملیح الوجہ
بخاری، محمد بن اسماعیل، الادب المفرد، تحقیق: سمیر بن امین زہری، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، الریاض، سعودی عرب، ۱۴۱۹ھ، باب الہدی والسمت الحسن
ابن سعد، محمد بن منیع، الطبقات الکبریٰ، تحقیق: محمد عبد القادر عطا، دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، ۱۴۱۰ھ، ج۱، ص۴۱۸
ترمذی، محمد بن عیسیٰ، الشمائل المحمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم، دار إحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان، س۔ن، باب: ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اجزی، محمد بن الحسین، ابو بکر، الشریعہ تحقیق: عبد اللہ بن عمر بن سلیمان الدمیجی، دار الوطن، ریاض، ۱۹۹۹ء، باب: صفۃ خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

(۱۴) ابو نعیم، احمد بن عبد الله، دلائل النبوه، تحقیق: الدکتور محمد رواس ، عبد البر عباس، دار النفائس، بیروت ، لبنان، ۱۴۰۶ھ ،ج۱، ص ۶۰۶

(۱۵) ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب: ماجاء فی خلق رسول الله صلی الله علیہ وسلم

(۱۶) بیہقی، احمد بن الحسین، دلائل النبوه دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۴۰۵ھ، ج۱، ص ۳۰۲

(۱۷) صدیق حسن بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ، ص ۵

(۱۸) ایضاً

(۱۹) ایضاً

(۲۰) ایضاً

(۲۱) ترمذی، السنن (الجامع الکبیر)، تحقی: بشار عواد معروف، دار الغرب الاسلامی ، بیروت، لبنان، ۱۹۹۸ء، ابواب المناقب عن رسول الله صلی الله علیہ وسلم، باب: ماجاء فی صفۃ النبی صلی الله علیہ وسلم

(۲۲) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۱، ص ۴۱۳

(۲۳) مسلم، الجامع الصحیح، کتاب المناقب، باب: صفۃ فم النبی صلی الله علیہ وسلم

(۲۴) ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب: ماجاء فی صفۃ خلق رسول الله صلی الله علیہ وسلم

(۲۵) ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب: ماجاء فی ضحک رسول الله صلی الله علیہ وسلم

(۲۶) ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب: ماجاء فی خلق رسول الله صلی الله علیہ وسلم

(۲۷) ایضاً، باب: ماجاء فی خلق رسول الله صلی الله علیہ وسلم

(۲۸) صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ، ص ۶

(۲۹) ایضاً، ص ۶

(۳۰) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۱، ص ۴۱۵

(۳۱) ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب ماجاء فی خلق رسول الله صلی الله علیہ وسلم

(۳۲) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۱، ص ۴۱۵

(۳۳) صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ، ص ۶

(۳۴) ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب: ماجاء فی خلق رسول الله صلی الله علیہ وسلم

(۳۵) الجزری، مبارک بن محمد، ابن اثیر، النہایہ فی غریب الحدیث والاثر، المکتبۃ العلمیہ، بیروت، لبنان، ۱۳۹۹ھ، ج۱، ص ۱۰۶۲

(۳۶) ایضاً، ص ۶

(۳۷) مسلم، الصحیح، کتاب الفضائل، باب فی صفۃ فم النبی صلی الله علیہ وسلم

(۳۸) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۱، ص ۴۱۵

(۳۹) صالحی، محمد بن یوسف، امام ، سبل الهدی والرشاد، فی سیرۃ خیر العباد، وذکر فضائلہ واعلام نبوتہ وافعالہ واحوالہ فی المبدا والمعاد، تحقیق و تعلیق: الشیخ عادل احمد عبدالموجود، الشیخ علی محمد معوض، دار الکتب العلمیۃ بیروت، لبنان، ۱۴۰۴ھ

(۴۰) صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ، ص ۶

(۴۱) ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب: ماجاء فی خلق رسول الله صلی الله علیہ وسلم

(۴۲) ایضاً

س۔ن، ج۸، ص۲۷۹

دارمی، عبد اللہ بن عبد الرحمٰن، ابو محمد، مسند الدارمی، تحقیق: حسین سلیم اسد الدارانی، دار المغنی للنشر والتوزیع، سعودی عرب، ۱۴۱۲ھ، باب: فی حسن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ، ص۶

ایضاً، ص۴

ایضاً، ص۵

صدیق حسن، الشمامۃ العنبریہ من مولدِ خیر البریہ، ص۵۹

ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۱، ص ۴۱۲

ایضاً، ج۱، ص ۴۱۲

شیبانی، احمد بن محمد، ابن حنبل، المسند، تحقیق: شعیب الاربوط، موسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان، ۱۴۲۱ھ، مسند: علی بن ابی طالب

صالحیی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج۲، ص۱۵

ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب: ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صالحیی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج۲، ص۱۶

مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الفضائل، باب: فی صفۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم وانہ کان احسن الناس وجھا

ابی داود، سلیمان بن اشعث، السنن، تحقیق: محمد محی الدین عبد الحمید، المکتبۃ العصریۃ، بیروت، لبنان، س۔ن، کتاب اللباس، باب: فی الرخصۃ فی ذلک

بیہقی، دلائل النبوہ، ج۱، ص۳۰۰

غزالی، محمد بن محمد احیاء علوم الدین، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، س۔ن، ج۲، ص۳۸۲

السنن، کتاب اللباس، باب: من ترک الخضاب

ایضاً

صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفۃ الحلیٰ، ص۵

ایضاً، الشمامۃ العنبریہ، ص۶۱

ایضاً، بلوغ العلیٰ بمعرفۃ الحلیٰ، ص۹

ایضاً، ص۱۰

ایضاً، ص۱۱

ایضاً، ص۱۰

ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب: ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بغوی، حسین بن مسعود، ابو محمد، مشرح السنہ، تحقیق: شعیب الارنؤوط، محمد زہیر، مکتب الاسلامی، دمشق، بیروت، لبنان، طبعہ الثانیہ، ۱۴۰۳ھ، باب: جامع صفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم

بیہقی، احمد بن حسین، ابو بکر،، شعب الایمان، تحقیق، الدکتور عبد العلی عبد الحمید حامد، مکتبۃ الرشد للنشر والتوزیع، ریاض، سعودی عرب، ۱۴۲۳ھ، باب: فصل فی خلق الرسول صلی اللہ علیہ وسلم

(۷۱) بخاری، الجامع الصحیح، کتاب اللباس، باب الجعد
(۷۲) ایضاً، ج۱، ص ۴۱۴
(۷۳) صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج ۲، ص ۷۳
(۷۴) ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۷۵) صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج ۲، ص ۷۹
(۷۶) مسلم، الصحیح، کتاب الآداب، باب: طیب رائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم
(۷۷) صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ، ص ۱۰
(۷۸) ایضاً، ص ۹
(۷۹) ایضاً، ص ۱۰
(۸۰) صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج ۲، ص ۷۸
(۸۱) ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۱، ص ۴۱۵
(۸۲) ایضاً، ص ۴۱۹
(۸۳) ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب: ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۸۴) صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج ۲، ص ۵۵
(۸۵) صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ،، ص ۱۰
(۸۶) ایضاً، ص ۱۰
(۸۷) ایضاً، ص ۸
(۸۸) غزالی، محمد بن محمد احیاء علوم الدین، دار المعرفہ، بیروت، لبنان، س-ن، ج ۲، ص ۳۸۳
(۸۹) صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج ۲، ص ۸۳
(۹۰) بیہقی، دلائل النبوہ، ج۱، ص ۲۹۸
(۹۱) کویتی، نبیل بن منصور، انیس الساری، موسسۃ الرسالہ، بیروت، لبنان، ۱۴۲۶ھ، ج ۶، ص ۳۵۴
(۹۲) صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج ۲، ص ۹۸
(۹۳) مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الفضائل، باب: شیبہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۹۴) ایضاً، کتاب الفضائل، باب: اثبات خاتم النبوہ وصفتہ ومحلّہ من جسدہ صلی اللہ علیہ وسلم
(۹۵) صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ، ص ۱۱
(۹۶) ایضاً
(۹۷) مسلم، الجامع الصحیح، کتاب الفضائل، باب: طیب عرق النبی ﷺ والتبرک بہ
(۹۸) غزالی، احیاء علوم الدین، ج ۲، ص ۳۸۲
(۹۹) صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج ۲، ص ۸۴
(۱۰۰) ابو نعیم، دلائل النبوہ، ج۱ ص ۶۴۰
(۱۰۱) صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج ۲، ص ۸۶
(۱۰۲) بخاری، محمد بن اسماعیل، ابو عبد اللہ، التاریخ الکبیر، تصحیح و تعلیق: ابو الحاطی، توافق الصفحات ... مع المطبوع ...

صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ، ص٦

ایضاً

صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ،، ص ۴

عیاض، الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ، ج۱، ص٦٠

غزالی، احیاء علوم الدین، ج۲، ص ۳٦۷

ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج۱، ص۴۲۱

عیاض، الشفابتعریف حقوق المصطفیٰ، ج۱، ص٦۱

صالحی، سبل الھدیٰ والرشاد، ج۲، ص۷

سیوطی الخصائص الکبری، دار الکتب العلمیہ، بیروت، لبنان، س۔ن،، ج۱، ص۱۱۷

سیوطی، مناہل الصفا فی تخریج اِحادیث الشفا، دار الجنان للنشر والتوزیع، ۱۴۰۸ھ، ص ۴۲

ابن عساکر، علی بن حسن، ابو القاسم، تاریخ مدینہ دمشق، تحقیق: عمرو بن غرامۃ العمروی، دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، ۱۴۱۵ھ، ج۳، ص۳۱۰

صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ، ص۱۱۔ ۱۲

ترمذی، الشمائل المحمدیہ، باب: ماجاء فی خلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سعدی، مصالح الدین، کلیات سعدی، تصحیح: محمد علی فروغی، انتشارات، تہران، ایران، ۱۳۸۵ھ، ص ۴

صدیق حسن، بلوغ العلیٰ بمعرفہ الحلیٰ، ص۱۱۔ ۱۲

https:// www.urduweb.org/mehfil/threads/خوبصورت-فارسی-اشعار-مع-اردو-ترجمہ.۱۹۳۱۰-page-3/ accessed on 14-04-2018last

شجری، ھبۃ اللہ بن علی، ابو اسعادات، مختارات شعراء العرب لابن الشجری، ضبطہا وشرحہا: محمود حسن زناتی، مطبعۃ الاعتماد، مصر، ۱۳۴۴ھ، ج۱، ص۱۰

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

کی محمدﷺ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

علامہ محمد اقبال

خطاطی: علی احمد پنجاب یونیورسٹی پریس لاہور (۱۹۸۹ء)